اُن احادیث شریفہ کا اُردو زبان میں بامحاورہ سلیس ترجمہ جن میں زندگی کے مُختلف احوال کے آداب بتائے ہیں اور سونے جاگنے کھانے پینے پہننے ، اوڑھنے، مُلاقات کرنے اور چلنے پھرنے کے طریقے سکھائے گئے ہیں۔

تالیف
مولانا محمد عاشق الٰہی بلندشہری رحمہ اللہ تعالیٰ

0321-2724870

اسلامی آداب

اُن احادیث شریفہ کا اُردو زبان میں بامحاورہ سلیس ترجمہ جن میں زندگی کے مُختلف احوال کے آداب بتائے ہیں اور سونے جاگنے کھانے پینے پہننے، اوڑھنے مُلاقات کرنے اور چلنے پھرنے کے طریقے سکھائے گئے ہیں۔

تالیف
مولانا محمد عاشق الٰہی بلندشہری رحمہ اللہ تعالیٰ

مکتبۃ الرفیع کراچی
0321-2724870

نامِ کتاب..............اسلامی آداب

تالیف..............مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی بُلند شہری رحمۃ اللہ علیہ

اشاعتِ اول..............جنوری 2011ء

تعداد..............1100

ناشر..............مکتبۃ الرفیع کراچی-0321-2724870

ملنے کے پتے

اسلامی کتب خانہ، علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

اِدارۃ الرشید، علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

کتب خانہ رشیدیہ، راجہ بازار، راولپنڈی

مکتبۃ العارفی، جامعہ امدادیہ، ستیانہ روڈ، فیصل آباد

مکتبہ سید احمد شہید، اُردو بازار، لاہور

مکتبہ علمیہ، جی ٹی روڈ، اکوڑہ خٹک، ضلع نوشہرہ

مکتبۃ المعارف، محلہ جنگی، قصہ خوانی بازار، پشاور

فہرست مضامین

تمہید

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ الْأَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ أَجْمَعِیْنَ.

أمّا بعدُ!

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم معلم الایمان، معلم العبادات، معلم الاحکام، معلم الاخلاق اور معلم الآداب تھے۔آپ نے سب کچھ بتایا اور کرکے دکھایا، تاکہ اُمّت کی تعلیم قول سے بھی ہو اور عملی طور پر بھی۔ آپ کی ساری زندگی سراپا تعلیم وتربیت ہے۔ پیدائش سے لے کر موت تک کس طرح زندگی گزاری جائے اور اجتماعی اور انفرادی حیثیت سے اپنے معاشرہ کو کن اخلاق وآداب سے مزیّن کریں، اس کا جواب حدیث وسیرت کی کتابوں میں موجود ہے۔

آج کل نماز روزے کو تو لوگ کچھ اہمیت دیتے بھی ہیں، لیکن اخلاق وآداب کو کچھ بھی اہمیت نہیں دیتے، حالانکہ معلم انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے آداب واخلاق بھی بڑی اہمیت کے ساتھ بتائے ہیں جو سراسر فطرتِ انسانی کے موافق ہیں، جولوگ اپنی معاشرت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے طور طریق

استعمال نہیں کرتے اور کھانے پینے اور رہنے سہنے اور سونے جاگنے اور پہننے اوڑھنے میں ارشادات نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لحاظ نہیں رکھتے، ان کی زندگی انسانیت سے بعید اور حیوانیت سے قریب تر ہوتی ہے، جس کا مشاہدہ عموماً ہوتا رہتا ہے۔

احقر نے کُتب احادیث سے اخذ کر کے اجمالی طریقہ پر اسلامی آداب کا ایک مجموعہ تیار کیا ہے جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ مختصر سا رسالہ ہے جو بآسانی یاد ہو سکتا ہے۔ گھر گھر یہ مجموعہ رہنا چاہیئے۔ بچوں اور بچیوں کو حفظ کرائیں۔ طلبہ وطالبات کے نصاب میں داخل کریں، خود بھی اُن آداب پر عمل کریں اور بچوں سے بھی عمل کرائیں، بچے اگر عمل نہ کریں تو روک ٹوک کریں اور انہیں ترغیب دیتے رہیں کہ ان آداب کو نہ صرف زبانی طور پر یاد رکھیں، بلکہ عمل میں لانے کے ذریعہ یاد رکھنے کی کوشش کریں۔

دورِ حاضر کے لوگوں نے کھانے پینے اور پہننے اور زندگی گزارنے کے دوسرے طریقوں میں یورپ اور امریکہ کے کافروں کو اپنا امام وپیشوا بنا رکھا ہے۔ ان خدا فراموش انسانوں کا جو بھی طریقہ سامنے آتا ہے، اُسے لپک کر قبول کر لیتے ہیں اور بڑی جان نثاری کے ساتھ اس پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ تعجب ہے کہ ایمان تو لائے سرورِ دو جہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور عمل کرتے ہیں ملحدوں اور نصرانیوں کے طریقوں پر، بلکہ بہت سے لوگوں کو اس میں اس قدر غلو ہے کہ حبیبِ رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے طرزِ زندگی کو اپنانے میں عیب سمجھتے ہیں

اور یہ خیال کرتے ہیں کہ سنتِ نبوی کو اختیار کریں گے تو لوگ نام دھریں گے انگلیاں اُٹھائیں گے کہ فلاں آدمی بڑا دقیانوسی ہے، موڈرن نہیں ہے۔ اللہ اکبر کیسے ناسمجھی کے خیالات ہیں۔

اگر سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے کی وجہ سے کسی منکر اسلام نے کچھ کہہ ہی دیا تو اس سے کیا ہوتا ہے جس پر ہم ایمان لائے ہیں، ہم اسی کے دامن سے وابستہ ہیں وہی ہمارا آقا ہے، ہم کو اسی کا طرزِ زندگی پسند ہے، اُس کی وضع قطع اور لباس وغیرہ اور پورا طرزِ زندگی ہمارا یونیفارم ہے، ہم اُس کے ہیں وہ ہمارا ہے، اپنے آقا کا اتباع کرنے میں خفت محسوس کرنا احساس کمتری ہے اور سراسر بے وقوفی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ O

ترجمہ: آپؐ فرمادیجئے کہ اگر اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میرا اتباع کرو، اللہ تم سے محبت فرمائے گا اور تمہارے گناہ معاف فرمادے گا اور اللہ غفور اور رحیم ہے۔

اس آیت کریمہ میں بتایا ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر زندگی گزارنے سے بندہ اللہ کا محبوب بن جاتا ہے۔ ہمیں اللہ کی بارگاہ میں محبوب اور مقبول ہونا چاہیئے۔ ہماری سعادت اسی میں ہے کہ اپنے آقا کی پیروی

کریں اور اپنی غلامی کا عمل سے ثبوت دیں۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید کے نزول اور اللہ تعالیٰ کے رسول رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کو تقریباً ڈیڑھ ہزار سال ہو رہے ہیں، ہمارا دین وایمان قرآن اور صاحبِ قرآن صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہے وہ پرانے ہیں ہم بھی پرانے ہیں، اس میں عیب کی کیا بات ہے؟ آخر دوسری قومیں بھی تو طور طریق اور وضع قطع میں، سج دھج میں اپنے بڑوں کا اتباع کرتی ہیں، اس میں یہ لوگ کوئی بے آبروئی محسوس نہیں کرتے اور فخر کرتے ہوئے اپنے دین کے شعار کو اختیار کرتے ہیں اور اپنے بڑوں کی مُردہ چیزوں کو زندہ کر رہے ہیں، حالانکہ جن کو یہ لوگ مانتے ہیں، ان میں سے بہت سے اس دُنیا میں آنے کے اعتبار سے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مقدم ہیں، پھر کیا وجہ ہے وہ تو دقیانوسی نہ ہوئے اور ہم دقیانوسی ہوگئے؟ ذرا غور تو کرو! آخر کیا مصیبت ہے کہ ہم اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے طرزِ زندگی کے بجائے دُشمنوں کے طور طریق سیکھتے ہیں اور اُن پر عمل کرتے ہیں؟

آخرت میں عزت وعظمت اور سُرخ روئی نصیب ہونے کی فکر کرنے والے یہی کوشش کرتے ہیں کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت میں شمار کر لئے جائیں اور وہاں کی رسوائی سے محفوظ رہیں۔ سب سے بڑی رسوائی آخرت کی رسوائی ہے، اس سے بچنے کے لئے دامنِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہونا لازم ہے، جو سردارِ انبیاء (علیہم السلام) اور سرور کونین ہیں صلی اللہ علیہ

وسلم، مسلمانو! اپنے نبی کی سنتوں پر مرمٹو! دُنیا کے جاہلوں کی نظروں میں باعزت ہونے کے خیال سے آخرت کی رفعت وعظمت کو نہ بھولو۔ وہاں کی ذلّت ورُسوائی بہت بڑی اور بہت بُری ہے۔ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ.

العبد

محمد عاشق الٰہی بلندشہری عفا اللہ عنہ

۴/رجب/۱۳۹۵ھ

نوٹ

طرزِ تحریر یہ اختیار کیا گیا ہے کہ جو بات بیان ہو، وہ حدیث کا ترجمہ ہو، قولی حدیث ہو یا فعلی، ہر ایک کا حوالہ دیدیا گیا ہے

اور

حوالہ حدیث کے ختم ہونے پر دیا ہے۔ بعض احادیث میں چند آداب بیان ہوئے ہیں، اُن سب کا حوالہ اکٹھا دیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

کھانے پینے کے آداب

فرمایا رحمتِ کائنات فخر موجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ:

(۱)...... کھانے کی برکت ہے کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد وضو کرنا (یعنی ہاتھ دھونا اور کلی کرنا)

(۲)...... بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ۔

(۳)...... داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔

(۴)...... اور اپنے پاس سے کھاؤ، یعنی برتن کے چاروں طرف ہاتھ نہ مارو اپنی طرف سے کھاؤ (بخاری ومسلم)

(۵)...... بائیں ہاتھ سے ہرگز نہ کھاؤ نہ پیو، کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا پیتا ہے (مسلم)

(۶)...... جو شخص جس برتن میں کھانا کھائے پھر اُسے صاف کرے تو اس کے لئے برتن استغفار کرتا ہے (ترمذی)

(۷)...... جب تمہارے ہاتھ سے لقمہ گر جائے تو جو (تنکا وغیرہ) لگ جائے اس کو ہٹا کر لقمہ کھالو اور شیطان کے لئے مت چھوڑو، جب کھانے سے فارغ ہو جاؤ تو ہاتھ دھونے سے پہلے اپنی انگلیاں چاٹ لو، تمہیں معلوم نہیں کہ کھانے کے کونسے حصہ میں برکت ہے (مسلم)

(۸) ...... برتن کے درمیان سے نہ کھاؤ بلکہ کناروں سے کھاؤ کیونکہ درمیان میں برکت نازل ہوتی ہے (ترمذی)

(۹) ...... آپس میں ایک ساتھ مل کر کھایا کرو اور اللہ کا نام لے کر کھاؤ، کیونکہ اس میں تمہارے لئے برکت ہوگی (ابوداؤد)

(۱۰) ...... جب کھانا کھانے لگو تو جوتے اُتار دو، اس سے تمہارے قدموں کو آرام ملے گا (دارمی)

(۱۱) ...... اُونٹ کی طرح ایک سانس میں مت پیو بلکہ دو یا تین سانس میں پیو۔

(۱۲) ...... اور جب پینے لگو تو بسم اللہ کہو اور جب پی کر منہ سے برتن ہٹاؤ تو "الحمد للہ" کہو (ترمذی)

(۱۳) ...... جو شخص (پانی وغیرہ کچھ) پلانے والا ہو وہ سب سے آخر میں خود پینے والا بنے (مسلم)

(۱۴) ...... حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مرتبہ کھانا لایا گیا۔ آپؐ نے حضرت اسماء بنت یزیدؓ سے کھانے کو فرمایا انہوں نے کہا اس وقت خواہش نہیں ہے۔ آپؐ نے فرمایا بھوک اور جھوٹ کو جمع نہ کرو (ابن ماجہ) یعنی بھوک ہونے کے باوجود یہ نہ کہو کہ خواہش نہیں۔

(۱۵) ...... جب شوربہ پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ ڈال دو اور (اس میں سے) پڑوسیوں کا خیال کراو (مسلم) یعنی ان کو بھی ھدیۃً سالن بھیج دو، تمہارے پانی بڑھا دینے سے پڑوسیوں کو سالن مل سکتا ہے۔

(۱۶) ...... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میز پر اور چھوٹی چھوٹی

پیالیوں میں کھانا نہیں کھایا، آپؐ اور آپؐ کے صحابہؓ دستر خوان پر کھاتے تھے (بخاری)

(۱۷)...... حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کو اور دو آدمیوں کا چار آدمیوں کو اور چار آدمیوں کا آٹھ آدمیوں کو کافی ہو جاتا ہے (مسلم) یعنی اس طرح کام چل سکتا ہے اور گزارہ ہوسکتا ہے کسی مہمان یا حاجت مند کے آنے سے تنگ دل نہ ہوں خوشی کے ساتھ شریک کرلیا کریں۔

(۱۸)...... اگر کچھ لوگ مل کر کھجوریں کھا رہے ہوں تو اُن کے بارے میں فخر عالم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص ایک لقمہ میں دو کھجوریں نہ لے جب تک کہ اپنے ساتھیوں سے اجازت نہ لے (بخاری و مسلم) کھجوروں کی طرح اور کوئی چیز مل کر کھا رہے ہوں تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

(۱۹)...... حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص پیاز یا لہسن کھائے، تو (بدبو جانے تک) مسجد سے علیحدہ رہے یا فرمایا کہ اپنے گھر میں بیٹھا رہے (بخاری و مسلم)

(۲۰)...... کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھیں۔ اگر شروع میں بھول جائیں تو جب یاد آجائے "بِسْمِ اللّٰہِ أَوَّلَہٗ وَآخِرَہٗ" پڑھ لیں (ترمذی)

(۲۱)...... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کسی شخص نے اس حال میں رات گزاری کہ اُس کے ہاتھ میں کوئی چیز (چکنائی وغیرہ) لگی ہو جس کو دھویا نہ ہو اور پھر اس کی وجہ سے کوئی تکلیف پہنچائے (مثلاً زہریلا جانور کاٹ لے) تو یہ شخص اپنے نفس کے علاوہ ہرگز کسی کو ملامت نہ کرے (ترمذی) کیونکہ اس شخص کو اپنی ہی سستی اور غفلت کی وجہ سے تکلیف پہنچی۔

(۲۲)...... ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پرانی کھجوریں کھا رہے تھے اور اس میں سے ڈھونڈ کر کیڑے نکالتے جاتے تھے (ابوداؤد) معلوم ہوا کہ کیڑوں کے ساتھ کھجور یا کوئی پھل یا دانے وغیرہ کھانا جائز نہیں۔

(۲۳)...... حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب مکھی تم میں سے کسی کے برتن میں گر جائے تو (جو کچھ برتن میں ہے مثلاً شوربہ، دُودھ، چائے وغیرہ) اُس میں مکھی کو پُوری طرح ڈبو دیں پھر اُس کو پھینک دیں، کیونکہ اُس کے ایک بازو میں شفا ہے اور دوسرے بازو میں مرض ہے (بخاری) ایک روایت میں ہے کہ ایک بازو میں زہر ہے اور دوسرے میں شفا ہے اور وہ زہر والے بازو کو پہلے ڈالتی ہے اور شفا والے کو بعد میں ڈالتی ہے (شرح السنۃ) دوسری روایت میں ہے کہ وہ اپنے مرض والے بازو کے ذریعہ بچاؤ کرتی ہے (یعنی شفا والے بازو کو محفوظ رکھنا چاہتی ہے لہٰذا اُس کو پوری طرح ڈبو دو (تاکہ مرض کا علاج بھی ہو جائے (ابوداؤد)

فائدہ:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مرض کا علاج بتایا ہے اور اُس کھانے کو کھا لینے کا حکم نہیں دیا ہے اگر طبیعت نہ چاہے تو نہ کھائیں۔

(۲۴)...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ کھانے کو ناپسند فرمایا اور فرمایا کہ زیادہ کھانا شوم ہے (یعنی اُس شخص کے پیچھے ایسی علت لگی ہوئی ہے جس سے اُسے ہر جگہ تکلیف ہوگی اور لوگ بُری نظر سے دیکھیں گے) (بیہقی)

(۲۵)...... حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھاتے تھے اور پونچھنے سے پہلے ہاتھ چاٹ لیا کرتے تھے (مسلم)

(۲۶)...... جب کوئی کھانا بہت گرم ہو تو اُسے ڈھانک کر رکھ دیں یہاں تک کہ اُس کی بھاپ کی تیزی ختم ہو جائے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا کرنا برکت کے لئے بہت بڑی چیز ہے (دارمی)

(۲۷)...... حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اُکڑوں بیٹھے ہوئے کھجوریں تناول فرما رہے ہیں (بخاری) دونوں پنڈلیاں کھڑی کر کے قدموں پر بیٹھنے کو اُکڑوں بیٹھنا کہتے ہیں۔

(۲۸)...... ایک مجلس میں کھانے والے زیادہ ہوگئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو زانو ہو کر بیٹھ گئے (کیونکہ اس میں تواضع بھی ہے اور اہلِ مجلس کی رعایت بھی، اس سے اُن کے لئے جگہ نکل آئی (ابوداؤد)

(۲۹)...... دسترخوان اُٹھانے سے پہلے نہ اُٹھو۔

(۳۰)...... اگر کسی دوسرے شخص کے ساتھ کھانا کھا رہے ہو تو جب تک وہ کھاتا رہے اپنا ہاتھ نہ روکو، اگرچہ پیٹ بھر چکا ہو تاکہ اُسے شرمندگی نہ ہو اگر کھانا چھوڑنا ہی ہو تو عذر کردو (ابن ماجہ، بیہقی)

(۳۱)...... مشکیزے میں منہ لگا کر مت پیو (بخاری) لوٹے، گھڑے، صراحی یا بوتل وغیرہ کو منہ لگا کر پینا بھی اسی ممانعت میں داخل ہے۔

(۳۲) برتن میں نہ سانس لو نہ پھونک مارو (ترمذی)

(۳۳)...... کھڑے ہو کر مت پیو (مسلم) [1]

---

[1] آبِ زمزم اور وضو کا بچا ہوا پانی اس سے مستثنیٰ ہے ۱۲ منہ

(۳۴)...... برتن میں پھٹی ٹوٹی جگہ منہ لگا کر نہ پیو (ابوداؤد)

(۳۵)...... ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگا کر نہیں کھاتے تھے (بخاری)

کیونکہ یہ تکبر کی بات ہے۔

(۳۶)...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے کو عیب نہیں لگایا، دل کو بھایا تو کھا لیا، پسند نہ آیا تو چھوڑ دیا (بخاری)

(۳۷)...... حضرت حذیفہؓ نے بیان فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع فرمایا کہ ہم سونے چاندی کے برتن میں کھائیں پئیں (بخاری و مسلم)

پہننے اور اوڑھنے کے آداب

(۱)...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اپنے تہہ بند کو تکبر کے طور پر اتراتے ہوئے گھسیٹا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کی طرف نظرِ رحمت سے نہ دیکھیں گے (بخاری و مسلم)

(۲)...... آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ٹخنہ سے نیچے جو تہہ بند (پائجامہ وغیرہ) کا حصہ ہوگا وہ دوزخ میں ہوگا (بخاری) یعنی ٹخنہ سے نیچے کپڑا پہننا دوزخ میں لے جانے کا سبب ہے۔

(۳)...... حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی آستین پہنچے تک تھی (ترمذی)

(۴)...... حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سفید کپڑے پہنو، کیونکہ یہ صاف ستھرے اور پاکیزہ ہوتے ہیں اور سفید کپڑوں میں اپنے مُردوں کو کفن دو (ترمذی)

(۵)...... حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور مُشرکین کے درمیان ٹوپیوں پر پگڑی ہونے کا فرق ہے (ترمذی) یعنی پگڑی باندھنے کی صورت میں اُس کے نیچے ٹوپی بھی ہونی چاہیئے۔

(۶)...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم جب پگڑی باندھتے تھے تو عمامہ کا شملہ مونڈھوں کے درمیان ڈال دیتے تھے (ترمذی)

(۷)...... ایک مرتبہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو پگڑی پہنائی تو اُس کا ایک کنارہ سامنے کی طرف اور دوسرا کنارہ پیچھے کی طرف ڈال دیا (ابوداؤد) یعنی پگڑی کے دونوں طرف ایک ایک شملہ کر دیا اور ایک کو آگے اور ایک کو پیچھے ڈال دیا۔

(۸)...... اور فرمایا رحمتہ للعالمین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے کھاؤ پیو اور صدقہ کرو اور پہنو (لیکن) اس حد تک کہ فضول خرچی اور غرور (یعنی شیخی پن) کی ملاوٹ نہ ہو (مسند احمد)

(۹)...... یہ بھی فرمایا میری اُمّت کی عورتوں کے لئے سونا اور ریشم حلال ہے اور مردوں پر حرام کر دیا گیا (ترمذی)

(۱۰)...... اور فرمایا کہ جس نے (دُنیا میں) نام و نمود کا لباس پہنا اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن ذلّت کا لباس پہنائے گا (مسند احمد)

(۱۱)...... نیز ارشاد فرمایا کہ جب تم (کپڑے) پہنو اور جب تم وضو کرو تو داہنی طرف سے شروع کیا کرو (ابوداؤد)

(۱۲)...... مرد عورت کا اور عورت مرد کا لباس نہ پہنے، کیونکہ اس سے خدا کی لعنت ہوتی ہے (ابوداؤد)

(۱۳)...... جوتا پہنتے وقت پہلے داہنے پاؤں میں جوتا ڈالو اور جب جوتے اُتارو تو پہلے بایاں پاؤں نکالو (بخاری)

(۱۴)...... ایک جوتا پہن کر نہ چلو، دونون جوتے اُتارو یا دونوں پہن لو (بخاری)

مہمان کے متعلق آداب

فرمایا معلم الاخلاق صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ:

(۱)...... جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اُسے چاہیئے کہ مہمان کی عزت کرے۔

(۲)...... اور مہمان کو چاہیئے کہ میزبان کے پاس اتنا نہ ٹھہرے کہ جس سے وہ تنگ ہو جائے۔

(۳)...... اور مہمانی تین دن تک ہے اس کے بعد صدقہ ہوگا۔

(۴)...... اور مہمان کے لئے اچھے کھانے کا ایک دن رات اہتمام کیا جائے (بخاری)

(۵)...... جس کی دعوت کی گئی اور اُس نے قبول نہ کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔[۱]

---

[۱] اگر کوئی شرعی عذر ہو جو دعوت قبول کرنے سے مانع ہو تو وہ اُس سے مستثنیٰ ہے۔۱۲

(۶) ..... اور جو شخص بغیر دعوت کے (کھانے کے لئے) داخل ہوگیا وہ چور بن کر اندر گیا اور لٹیرا بن کر نکلا (ابوداؤد)

(۷) ..... حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ مسنون طریقہ یہ ہے کہ آدمی (رُخصت کرتے وقت) مہمان کے ساتھ گھر کے دروازہ تک نکلے (ابن ماجہ)

سلام کے آداب

فرمایا سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ:

(۱) ..... اللہ جل شانہٗ سے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو (دوسرے کا انتظار کئے بغیر) خود سلام میں پہل کرے (بخاری)

(۲) ..... اسلام کا بہترین کام یہ ہے کہ (حاجت مندوں) کو کھانا کھلاؤ۔

(۳) ..... اور ہر مسلمان کو سلام کرو جان پہچان ہو یا نہ ہو (بخاری)

(۴) ..... بات کرنے سے پہلے سلام کیا جائے (ترمذی)

(۵) ..... سوار پیدل چلنے والے کو اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو، اور تھوڑی تعداد والی جماعت بڑی جماعت کو اور چھوٹا بڑے کو سلام کرے (بخاری)

(۶) ..... یہود ونصاریٰ کو سلام نہ کرو (مسلم) (ہندو، سکھ بلکہ سب کافر اسی حکم میں ہیں)

(۷) ..... جب ملاقات کے وقت اپنے بھائی کو سلام کرلیا، اور (ذرا

دیر کو) درمیان میں درخت یا پتھر یا دیوار کی آڑ آ گئی۔ پھر ای وقت دوبارہ درمیان میں درخت یا پتھر یا دیوار کی آڑ آ گئی۔ پھر اسی وقت دوبارہ ملاقات ہوگئی تو دوبارہ سلام کرے (ابوداؤد) یعنی یہ نہ سوچے کہ ابھی آدھا منٹ ہی تو سلام کو ہوا ہے اتنی جلدی دوسرا سلام کیوں کروں۔

(۸)...... جب کسی کے گھر میں داخل ہو تو وہاں کے لوگوں کو سلام کرو۔

(۹)...... اور جب وہاں سے جانے لگو تو اُن کو سلام کے ساتھ رخصت کرو (بیہقی)

(۱۰)...... جب تُم اپنے گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرو۔ اس سے تمہارے اور گھر والوں کے لئے برکت ہوگی (ترمذی)

(۱۱)...... جب کوئی شخص کسی کا سلام لائے تو یوں جواب دو وَعَلَیکَ وَعَلَیْهِ السَّلَامُ (نسائی)

(۱۲)...... مریض کی عیادت کی تکمیل یہ ہے کہ اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ دیا جائے۔

(۱۳) اور تمہارے آپس میں سلام کی تکمیل یہ ہے کہ مصافحہ کرلیا جائے (احمد)

(۱۴)...... جب دو مسلمان ملاقات کے وقت آپس میں مصافحہ کریں تو جُدا ہونے سے پہلے ضرور اُن کی بخشش کر دی جاتی ہے (ترمذی)

مجلس کے آداب

فرمایا معلّمِ انسانیت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ:

(۱)...... مجلسیں امانت کے ساتھ ہیں (یعنی مجلس میں جو باتیں سنیں ان کا دوسری جگہ نقل کرنا امانت داری کے خلاف ہے اور گناہ ہے (ابوداؤد)

(۲)...... کسی کو اُس کی جگہ سے اُٹھا کر خود نہ بیٹھ جاؤ۔

(۳)...... اور بیٹھنے والوں کو چاہیئے کہ آنے والوں کو جگہ دینے کے لئے مجلس کشادہ کرلیں (بخاری)

(۴)...... جب مجلس میں تین آدمی ہوں تو ایک کو چھوڑ کر دو آدمی آپس میں آہستہ سے باتیں نہ کریں، کیونکہ اِس سے تیسرے کو رنج ہوگا (بخاری) (کسی ایسی زبان میں باتیں کرنا جس کو تیسرا آدمی نہیں جانتا وہ بھی اسی حکم میں ہے)

(۵)...... کسی شخص کے لئے حلال نہیں کہ دو شخصوں کے درمیان بغیر اُن کی اجازت کے بیٹھ جائے (ترمذی)

(۶)...... مجلس میں سب لوگ متفرق نہ بیٹھیں بلکہ مل مل کر بیٹھیں (ابوداؤد)

(۷)...... جب کوئی مسلمان بھائی تمہارے پاس آئے تو جگہ ہونے کے باوجود اس کے اکرام کے لئے ذرا سا کھسک جاؤ (بیہقی)

(۸)...... ہر چیز کا سردار ہوتا ہے اور مجلسوں کی سردار وہ مجلس ہے جس میں قبلہ رُو ہو کر بیٹھا جائے (طبرانی)

چھینک اور جمائی آنے کے آداب

فرمایا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ:

(۱)...... جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو چاہیئے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے۔[۱]

(۲)...... اور جواب میں اس کا ساتھی یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہے[۲]

(۳)...... اور چھینکنے والا یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ کہے (بخاری)[۳]

(۴)...... ہمارے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب چھینک آتی تھی تو ہاتھ یا کپڑے سے چہرۂ مبارک ڈھانک لیتے تھے اور چھینک کی آواز بُلند نہ ہونے دیتے تھے (ترمذی)

(۵)...... اور فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم کو جمائی آئے تو منہ پر ہاتھ رکھ کر روک لو، کیونکہ جمائی کے سبب منہ کھل جانے سے شیطان داخل ہو جاتا ہے (مسلم)

(۶)...... اور ایک حدیث میں ہے کہ جمائی آئے تو ''ہا'' کی آواز نہ نکالو، اس سے شیطان ہنستا ہے (مسلم)

---

[۱] ترجمہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے)

[۲] ترجمہ: یَرْحَمُکَ اللّٰہُ (اللہ آپ پر رحم فرمائے)

[۳] یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (اللہ آپ کو ہدایت پر رکھے اور سب حالات سدھار دے۔

فائدہ: چھینکنے والی عورت ہو تو یَرْحَمُکِ اللّٰہُ کاف کے زیر کے ساتھ کہیں۔

لیٹنے اور سونے کے آداب

فرمایا سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ:

(۱)......اس طرح چت نہ لیٹو کہ ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھا ہوا ہو (مسلم)

(۲)......اوندھا ہو کر لیٹنا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں (ترمذی)

(۳)...... کسی ایسی چھت پر نہ سوؤ جس پر (دیوار یا جنگلہ وغیرہ) کوئی رکاوٹ نہ ہو۔

(۴)...... جب بستر پر جانے لگو تو اُس کو جھاڑ لو۔

(۵)......اور باوضو داہنی کروٹ پر لیٹ جاؤ (بخاری) اور داہنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ لو (بخاری)

(۶)...... جب تم سونے لگو تو چراغ بجھا دو۔

(۷)......سوتے وقت آگ بجھا دیا کرو، کیونکہ وہ تمہاری دشمن ہے (بخاری ومسلم)

(۸)......فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نیند سے بیدار ہو تو ہرگز اپنا ہاتھ (پانی وغیرہ کے) برتن میں داخل نہ کرے یہاں تک کہ اُس کو تین مرتبہ دھولے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ رات بھر اُس کا ہاتھ کہاں رہا (بخاری)

(۹)......اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جب تُم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو کر وضو کرنے لگے تو تین بار اپنی ناک جھاڑ دے، کیونکہ شیطان اس کے

(ناک کے) بانسے میں رات گزارتا ہے (بخاری)

خواب کے آداب

فرمایا سیّد الکائنات فخر موجودات خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ:

(۱)...... جب اپنا پسندیدہ خواب دیکھو تو اسی سے بیان کرو جو تم سے محبت رکھتا ہے۔

(۲)...... اور جب بُرا خواب دیکھو تو تین بار بائیں طرف تھتکار دو۔

(۳)...... اور کسی سے بیان نہ کرو۔

(۴)...... اور کروٹ بدل دو۔

(۵)...... اور تین بار أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم پڑھو اور اس خواب کے شر سے پناہ مانگو[۱] ایسا کرنے سے یہ خواب ضرر نہ دے گا (مسلم)

سفر کے آداب

(۱)...... سفر کو روانہ ہوتے وقت چار رکعت (نفل نماز) پڑھ لینا بہتر ہے (تخریج العراقی علی الاحیاء)

(۲)...... ہمارے پیارے رسول سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے دن سفر میں جانے کو پسند فرماتے تھے (بخاری)

(۳)...... اور تنہا سفر کرنے سے آپؐ نے منع فرمایا۔

---

۱ یعنی یہ دُعا پڑھو أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَمِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرُّؤْيَا۔۱۲

(۴)...... بلکہ دو آدمی کے ساتھ سفر کرنے کو بھی ناپسند فرمایا۔

(۵)...... اور اس کی ترغیب دی کہ کم از کم تین آدمی ساتھ ہوں (ترمذی)

(۶)...... اور چار ساتھی ہوں تو بہت ہی اچھا ہے (ابوداؤد)

(۷)...... اور فرمایا کہ جب سفر میں تین آدمی ساتھ ہوں تو ایک کو امیر بنالیں (ابوداؤد)

(۸)...... اور فرمایا کہ سفر میں جس کے پاس اپنی ضرورت سے فاضل کھانے پینے کی چیزیں ہو تو اُن لوگوں کا خیال کرے جن کے پاس اپنا توشہ نہ ہو (مسلم)

(۹)...... اور فرمایا کہ جب لمبے سفر سے واپس آؤ تو رات کو اپنے گھر میں نہ جاؤ (بخاری)

(۱۰)...... آپؐ کی عادت شریفہ تھی کہ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو چاشت کے وقت مدینہ میں داخل ہوتے اور پہلے مسجد میں جاکر دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر ذرا دیر لوگوں کی ملاقات کے لئے وہیں تشریف فرما رہتے (بخاری)

(۱۱)...... اور فرمایا کہ سفر میں اپنے ساتھیوں کا سردار وہ ہے جو اُن کا خدمت گزار ہو...... جو شخص خدمت میں آگے بڑھ گیا کسی عمل کے ذریعہ اس کے ساتھی اس سے آگے نہیں بڑھ سکیں گے، ہاں! اگر کوئی شہید ہو جائے تو وہ آگے بڑھ جائے گا (بیہقی)

(۱۲)...... سفر میں جن لوگوں کے پاس کتا یا گھنٹی ہو اُن کے ساتھ (رحمت کے) فرشتے نہیں ہوتے (مسلم)

(۱۳)...... جب سرسبزی کے زمانے میں جانوروں پر سفر کرو تو اُونٹوں (اور دوسرے جانوروں) کو اُن کا حق دے دو۔ جو زمین میں ہے یعنی اُن کو چراتے ہوئے لے جاؤ۔

(۱۴)...... اور جب خشک سالی میں سفر کرو (جبکہ جنگل میں گھاس پھونس نہ ہو) تو رفتار میں تیزی اختیار کرو (تاکہ جانور جلدی منزل پر پہنچ کر آرام پالے) ایک اور روایت میں ہے کہ اس سے پہلے سفر ختم کردو کہ جانور بالکل بے جان ہو جائے (مسلم)

(۱۵)...... جانوروں کی پشتوں کو منبر نہ بناؤ (یعنی ان پر سوار ہو کر کھڑا کئے ہوئے باتیں نہ کرو، کیونکہ اس سے جانور کو خواہ مخواہ تکلیف ہوتی ہے۔ باتیں کرنی ہوں تو زمین پر اُتر جاؤ، جب چلنے لگو تو پھر سوار ہو جاؤ (ابوداؤد)

(۱۶)...... جب منزل پر اُتریں تو جانوروں کے کجاوے اور زینیں کھولدیں بعد میں نفل نماز میں (یا کسی اور کام میں مشغول ہوں) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی عمل تھا (ابوداؤد)

(۱۷)...... جانوروں کے گلے میں تانت نہ ڈالو (کیونکہ اس سے گلا کٹ جانے کا خطرہ ہے (بخاری و مسلم)

(۱۸)...... اور جب رات کو جنگل میں پڑاؤ ڈالو تو راستہ میں قیام

کرنے سے پرہیز کرو کیونکہ رات کو طرح طرح کے جانور اور زہریلے کیڑے مکوڑے نکلتے ہیں اور راستے میں پھیل جاتے ہیں (مسلم)

(۱۹)...... جب کسی منزل پر اُترو تو سب اکٹھے قیام کرو اور ایک ہی جگہ رہو اور دُور دُور قیام نہ کرو (ابوداؤد)

(۲۰)...... جب کوئی شخص اپنی سواری پر بٹھانے لگے اور آگے بٹھانے کی درخواست کرے تو اُسے بتادو کہ آگے بیٹھنے کا تیرا ہی حق ہے پھر بھی وہ آگے بیٹھنے کی درخواست کرے تو قبول کرلو (ترمذی)

(۲۱)...... سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے تمہیں نیند سے اور کھانے پینے سے روکتا ہے لہٰذا جب وہ کام پورا ہوجائے جس کے لئے گئے تھے تو جلد گھر واپس ہوجاؤ (بخاری ومسلم)

بعض وہ آداب جو عورتوں اور لڑکیوں کیلئے مخصوص ہیں

(۱)...... مردوں سے علیحدہ ہوکر چلیں۔

(۲)...... راستوں کے درمیان سے نہ گزریں بلکہ کناروں پر چلیں۔

(۳)...... چاندی کے زیور سے کام چلانا بہتر ہے۔

(۴)...... جو عورت شان (بڑائی) ظاہر کرنے کے لئے سونے کا زیور پہنے گی، تو عذاب ہوگا (ابوداؤد)

(۵)...... عورت کو اپنے ہاتھ میں مہندی لگاتے رہنا چاہیئے (ابوداؤد)

(۶)...... اور یہ بھی فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عورت کی خوشبو ایسی ہو جس کا رنگ ظاہر ہو اور خوشبو نہ آئے (یعنی بہت معمولی خوشبو ہو) (ابوداؤد)

(۷)...... باریک کپڑا نہ پہنیں۔

(۸)...... اگر دوپٹہ باریک ہو تو اس کے نیچے موٹا کپڑا لگالیں (ابوداؤد)

(۹)...... بجنے والا زیور نہ پہنیں (ابوداؤد)

(۱۰)...... جو عورتیں مردوں کی شکل وصورت اختیار کریں ان پر اللہ کی لعنت ہے (بخاری)

(۱۱)...... اور فرمایا رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہرگز کوئی (نامحرم) مرد کسی عورت کیساتھ تنہائی میں نہ رہے اور ہرگز کوئی عورت سفر نہ کرے مگر اس حال میں کہ اس کے ساتھ محرم ہو (بخاری)

طہارت کے آداب

فرمایا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ:

(۱)...... جب پائخانہ جاؤ تو پیشاب کے مقام کو داہنے ہاتھ سے نہ چھوؤ۔ اور داہنے ہاتھ سے استنجاء نہ کرو (مسلم)

(۲)...... بڑا استنجاء تین پتھروں (یا تین ڈھیلوں) سے کرو (مسلم)

اس کے بعد پانی سے دھوؤ (ابن ماجہ)

(۳)...... جب پائخانہ جاؤ تو قبلہ رُخ ہوکر اور قبلہ کو پشت کر کے نہ بیٹھو (بخاری)

(۴)...... جب پیشاب کرنے کا ارادہ کرو تو اس کے لئے (مناسب) جگہ تلاش کرو (ابوداؤد) مثلاً پردہ کا دھیان کرو اور ہوا کے رُخ پر نہ بیٹھو۔

(۵)...... ٹھہرے ہوئے پانی میں جو جاری نہیں پیشاب نہ کرو (بخاری) جیسے تالاب حوض وغیرہ۔

(۶)...... غسل خانے میں پیشاب نہ کرو کیونکہ اکثر وسوسے اس سے پیدا ہوتے ہیں (ترمذی)

(۷)...... کسی سُوراخ میں پیشاب نہ کرو (ابوداؤ)

(۸)...... کھڑے ہوکر پیشاب نہ کرو (ترمذی)

(۹)...... پائخانہ کرتے ہوئے آپس میں باتیں نہ کرو (مسند احمد)

(۱۰)...... پانی کے گھاٹوں پر، راستوں میں، سایہ کی جگہوں میں (جہاں لوگ اُٹھتے بیٹھتے ہوں) پائخانہ نہ کرو (ابوداؤد)

(۱۱)...... بسم اللہ کہہ کر پائخانہ میں داخل ہو، کیونکہ بسم اللہ جنّات کی آنکھوں اور انسان کی شرم کی جگہوں کے درمیان آڑ ہے (ترمذی)

(۱۲)...... لید اور ہڈیوں سے استنجاء نہ کرو (ترمذی)

متفرق آداب

(۱)......اکڑ اکڑ کر اتراتے ہوئے نہ چلو (قرآن شریف)

(۲)......کوئی مرد عورتوں کے درمیان نہ چلے (ابوداؤد)

(۳)...... بیچ میں ایک دن چھوڑ کر کنگھا کیا کرو (یعنی روزانہ کنگھے کا شغل پسند نہیں فرمایا) (ترمذی)

(۴)......اللہ تعالیٰ کو صفائی ستھرائی پسند ہے، لہٰذا اپنے گھروں سے باہر جو جگہیں خالی پڑی ہیں ان کو صاف رکھا کرو (ترمذی)

(۵)...... اس گھر میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کُتا یا (جاندار کی) تصویریں ہوں (بخاری)

(۶)...... جب کسی کا دروازہ کھٹکھٹاؤ اور اندر سے پوچھے کون ہے تو یہ نہ کہو کہ میں ہوں بلکہ اپنا نام بتادو (بخاری)......

(۷)......چھپ کر کسی کی بات نہ سنو (بخاری)

(۸)...... جب کسی کو خط لکھو تو شروع میں اپنا نام لکھ دو (ابوداؤد)

(۹)...... جب کسی کے گھر جاؤ تو پہلے اجازت لے لو پھر اندر جاؤ (بخاری)

(۱۰)......اور اجازت سے پہلے اندر نظر بھی نہ ڈالو (ابوداؤد)

(۱۱)...... تین بار اجازت مانگو اگر اجازت نہ ملے تو واپس ہوجاؤ (بخاری)

(۱۲)......اور اجازت لیتے وقت دروازہ کے سامنے کھڑے نہ ہو بلکہ دائیں بائیں کھڑے ہو جاؤ (ابوداؤد)

(۱۳)...... اپنی والدہ کے پاس جانا ہو تب بھی اجازت لے کر جاؤ (مالک)

(۱۴)...... کسی کی چیز مذاق میں لے کر نہ چل دو (ترمذی)

(۱۵)...... ننگی تلوار (جو نیام سے باہر ہو) دُوسرے شخص کے ہاتھ میں نہ دو (ترمذی) (اسی طرح چاقو چھری وغیرہ کھلی ہوئی کسی کو نہ پکڑاؤ، اگر ایسا کرنا پڑے تو اس کے ہاتھ میں دستہ دے دو)

(۱۶)...... زمانہ کو بُرا مت کہو کیونکہ اُس کا اُلٹ پھیر اللہ ہی کے قبضہ میں ہے (مسلم)

(۱۷)...... ہوا کو بُرا مت کہو (ترمذی)

(۱۸)...... بخار کو بھی بُرا کہنا منع ہے (ابن ماجہ)

(۱۹)...... جب چھوٹے بچے کی زبان چلنے لگے تو اُسے پہلے لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہلاؤ (حصن حصین)

(۲۰)...... اور سات سال کا ہو جائے تو اُسے نماز سکھاؤ اور نماز پڑھنے کا حکم دو۔

(۲۱)...... اور جب اولاد دس سال کی ہو جائے تو اُن کو نماز نہ پڑھنے پر مارو اور اُن کے بستر الگ الگ کر دو (ترمذی وغیرہ)

(۲۲)...... جب شام کا وقت ہو جائے تو اپنے بچوں کو (باہر نکلنے سے) روک لو، کیونکہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں۔ پھر جب رات کا کچھ ابتدائی حصہ گزر جائے تو بچّوں کو باہر جانے کی اجازت دے دو۔

(۲۳)...... اور اللہ کا نام لے کر دروازے بند کر دو، کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا اور مشکیزوں کو تسموں سے باندھ دو۔

(۲۴)...... اور اللہ کا نام لے کر اپنے برتنوں کو ڈھانک دو، اگر ڈھانکنے کو کچھ بھی نہ ملے تو کم از کم برتن کے اُوپر ایک لکڑی ہی رکھ دو (بخاری ومسلم)

(۲۵)...... ایک روایت میں برتنوں کے ڈھانکنے اور مشکیزوں کو تسمہ لگانے کی وجہ یہ ارشاد فرمائی کہ سال بھر میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں وبا نازل ہوتی ہے (یعنی عمومی مرض طاعون وغیرہ) یہ وبا جس ایسے برتن پر گزرتی ہے جس پر ڈھکن نہ ہو یا ایسے مشکیزے پر جو تسمے سے بندھا ہوا نہ ہو، تو اُس وبا کا کچھ حصّہ ضرور اس برتن اور مشکیزہ میں نازل ہو جاتا ہے۔

(۲۶)...... جب رات کو چلنا پھرنا بند ہو جائے (یعنی گلی کوچوں میں آمد ورفت بند ہو جائے تو ایسے وقت میں باہر کم نکلو، کیونکہ اللہ جل شانہٗ انسانوں کے علاوہ اپنی دوسری مخلوق میں سے جسے چاہتے ہیں چھوڑ دیتے ہیں (یعنی شیاطین کو گھومنے کی آزادی دے دی جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ پھیل جاتے ہیں (شرح السنہ) واللہ اعلم

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

تمّت بالخیر

بعض آداب (بہشتی زیور سے)......

(۱)......اگر کسی سے ملنے جاؤ تو وہاں اتنا مت بیٹھو یا اُس سے اتنی دیر باتیں مت کرو کہ وہ تنگ ہو جاوے یا اُس کے کسی کام میں حرج ہونے لگے۔

(۲)...... جب تم سے کوئی کسی کام کو کہے تو اُس کو سُن کر ہاں یا نہیں، ضرور زبان سے کہ دیا کرو کہ کہنے والے کا دل ایک طرف ہووے ایسا نہ ہو کہ کہنے والا تو سمجھے کہ اس نے سُن لیا ہے اور تم نے سُنا نہ ہو یا وہ یہ سمجھے کہ تم یہ کام کردو گے اور تم کو کرنا منظور نہ ہو تو ناحق دوسرا آدمی بھروسہ میں رہا۔

(۳)...... کسی کے گھر مہمان جاؤ تو اُس سے کسی چیز کی فرمائش مت کرو۔ بعض دفعہ چیز تو ہوتی ہے بے حقیقت مگر وقت کی بات ہے۔ گھر والا اُس کو پوری نہیں کرسکتا۔ ناحق اُس کو شرمندگی ہوگی۔

(۴)...... جہاں دو آدمی بیٹھے ہوں وہاں بیٹھ کر تھوکو مت، ناک مت صاف کرو، اگر ضرورت ہو تو ایک کنارے جا کر فراغت کر آؤ۔

(۵)...... کھانا کھانے میں ایسی چیزوں کا نام مت لو، جس سے سننے والوں کو گھن پیدا ہو۔ بعضے نازک مزاجوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

(۷)...... بیمار کے سامنے یا اُس کے گھر والوں کے سامنے ایسی باتیں مت کرو جس سے زندگی کی نااُمیدی پائی جائے، ناحق دل ٹوٹے گا۔ بلکہ تسلی کی باتیں کرو کہ انشاء اللہ سب دُکھ جاتا رہے گا۔

(۸)......اگر کسی کی پوشیدہ بات کرنی ہو اور وہ بھی اس جگہ موجود ہو تو آنکھ سے یا ہاتھ سے ادھر اشارہ مت کرو، ناحق اس کو شبہ ہوگا اور یہ جب ہے کہ اس بات کا کرنا شرع سے درست بھی ہو۔ اور اگر درست نہ ہو، تو ایسی بات کرنا گناہ ہے۔

(۹)...... بدن اور کپڑے میں بدبُو پیدا نہ ہونے دو۔ اگر دھوبی کے دھلے ہوئے کپڑے نہ ہوں تو بدن کے کپڑے ہی دھو ڈالو۔

(۱۰)...... آدمیوں کے بیٹھے ہوئے جھاڑو مت دلواؤ۔

(۱۱)...... مہمان کو چاہیئے کہ اگر پیٹ بھر جائے تو تھوڑا سالن روٹی دستر خوان پر ضرور چھوڑ دے تا کہ گھر والوں کو یہ شبہ نہ ہو کہ مہمان کو کھانا کم ہوگیا، اس سے وہ شرمندہ ہوتے ہیں۔

(۱۲)...... راہ میں چار پائی یا پیڑھی یا کوئی برتن یا اینٹ پتھر وغیرہ مت ڈالو۔

(۱۳)...... بچوں کو ہنسی میں اُچھالو مت اور کسی کھڑکی وغیرہ سے مت لٹکاؤ، شاید گر پڑیں۔

(۱۴)...... پردہ کی جگہ کسی کے پھوڑا پھنسی ہو تو اس سے مت پوچھو کہ کہاں ہے۔

(۱۵)...... گٹھلی چھلکا کسی آدمی کے اُوپر سے مت پھینکو۔

(۱۶)...... کسی کو کوئی چیز ہاتھ میں دینا ہو تو دُور سے مت پھینکو کہ وہ ہاتھ میں لے لے گا۔

(۱۷)...... جس سے بے تکلفی نہ ہو اُس سے ملاقات کے وقت اُس کے گھر کا حال مت پوچھو۔

(۱۸)...... دستر خوان پر سالن کی ضرورت ہو تو کھانے والے کے سامنے سے مت ہٹاؤ، دوسرے برتن میں لے آؤ۔

(۱۹)...... کسی کے غم یا پریشانی یا دُکھ بیماری کی کوئی خبر سنو تو قبل پختہ تحقیق کے کسی سے نہ کہو، بالخصوص اس کے عزیزوں سے۔

(۲۰)...... لڑکوں کے سامنے کوئی بات بے شرمی کی مت کہو۔